دِل کی بات

مملکتِ خداداد پاکستان میں امریکی سامراج کے عمل دخل میں غیر معمولی اضافہ ہو رہا ہے۔ "رچرڈ ڈرکی کے ملک بھر میں دورے اور مسٹر اوکلے کی برق رفتار سرگرمیاں یقیناً کسی بڑی تباہی کا پیش خیمہ ہیں۔ رچرڈ ڈرکی مختلف شہروں میں "لکی ایرانی سرکس" کی طرح گھوم رہے ہیں اور جن لوگوں سے مل رہے ہیں وہ اس سرکس کا اہم کردار ہیں۔ اخباری اطلاعات کے مطابق رچرڈ ڈرکی ۲۹ مئی کو اس وقت ربوہ پہنچے جب مرزائیوں کا بجٹ اجلاس ہونے والا تھا۔ اُنہوں نے ربوہ شہر کا دورہ کیا اور مرزائیوں کے گیسٹ ہاؤس میں قیام کیا۔ سرکاری ایجنسیوں کو گیسٹ ہاؤس میں داخلے سے روک دیا گیا۔ اُنہوں نے بند کمرے میں پانچ گھنٹے تک مرزائیوں کے ساتھ خفیہ مذاکرات کئے۔ اس دوران مسلح مرزائی ربوہ شہر میں گھومتے رہے۔ بعد ازاں وہ چنیوٹ چلے آئے اور تاریخی مقامات کی سیر کی۔" (نوائے وقت ملتان ۲۸ مئی ۱۹۹۱ء ۔ صفحہ آخر)

آخر وہ کون سے مشترکہ مفادات ہیں جو اُنہیں کھینچ کر ربوہ لے گئے۔ دِل کی بات تو یہ ہے کہ اسلام دشمنی ہی امریکہ اور قادیانیوں کی قدرِ مشترک ہے۔ مفکرِ ملت حضرت علامہ اقبال رحمہ اللہ نے دُرست فرمایا تھا۔ " قادیانی اسلام اور وطن دونوں کے غدّار ہیں۔ امتناعِ قادیانیت آرڈی ننس کی موجودگی میں قادیانی مسلمانوں میں کھلم کھلا ارتداد کی تبلیغ کر رہے ہیں۔ بعض علاقوں میں سادہ لوح مسلمانوں کی معاشی مجبوریوں سے فائدہ اُٹھا کر انہیں مرتد کر رہے ہیں اگر آرڈی ننس پر مؤثر عملدرآمد ہوتا تو یہ صورتِ حال پیش نہ آتی اور نہ ہی قادیانیوں کی طرف سے قانون شکنی اور باغیانہ روش کی حوصلہ افزائی ہوتی۔ انہوں نے جس طرح اس آرڈی ننس کا مذاق اڑایا ہے وہ حکمرانوں کے منہ پر زناٹے دار طمانچہ ہے۔

فی الحقیقت پاکستان میں امریکی سفارتکار وائسرائے کا کردار ادا کر رہے ہیں، حزبِ اقتدار اور حزبِ اختلاف دونوں کو اپنی سرپرستی میں لے کر چل رہے ہیں۔ پاکستان کے اندرونی معاملات میں امریکی مداخلت کے سامنے اربابِ حکومت مکمل مطیع و فرمانبردار دکھائی دیتے ہیں۔ ان کی برخورداری اور خوشامد کو دیکھ کر کہنا پڑتا ہے کہ:

؎ حمیت نام تھا جس کا ۔ گئی لیگ کے گھر سے

۔زیرِ اعظم نواز شریف بعض اوقات جب اخبارات کے ذریعہ امریکی دباؤ کو قبول نہ کرنے کی "بڑھک" لگاتے ہیں تو اُن کی اِس بچگانہ حرکت پر ہنسی آتی ہے۔ موجودہ حکمران اور اُن کے شریکِ اقتدار ہمنوا جو کچھ کر رہے ہیں وہ ہماری توقعات کے برعکس نہیں۔ لیکن افسوس ہوتا ہے کہ اِس طرزِ عمل سے معاشرے میں بے حسی کو پروان چڑھا رہے ہیں۔ اور قومی غیرت کے منافی کردار کی حوصلہ افزائی سے مزاحمت کی بجائے مفاہمت کا جذبہ اُبھارا جا رہا ہے۔

○

نوشہرہ میں اسلحہ کے ڈپو میں آگ لگنے سے جو تباہی پھیلی ہے اُس نے جونیجو حکومت میں پیش آنے والے سانحہ اوجڑی کیمپ کے زخم تازہ کر دیئے ہیں۔ اگر اوجڑی کیمپ کے سانحہ کے ذمہ دار افراد کو بے نقاب کر کے عبرتناک سزا دے دی جاتی تو آج نوشہرہ میں اس سانحہ کا اعادہ نہ ہوتا۔ یقیناً" یہ تخریب کاری بین الاقوامی سازشوں کا حصہ ہے لیکن یہ کام ایسے دفاعی اور حساس مقامات پر موجود کسی قومی غدار کے تعاون کے بغیر ممکن نہیں حالات گواہی دے رہے ہیں کہ امریکہ اُن تمام قوتوں کو توڑ پھوڑ دے گا جو کسی بھی ملک میں کسی بھی وقت اُس کے راستے میں رکاوٹ بن سکتی ہیں۔

پاکستان، بھارت، افغانستان اور کشمیر امریکی سازشوں کی زبردست لپیٹ میں ہیں۔ سانحۂ اوجڑی کیمپ، ضیاء الحق کی شہادت، افغان مجاہدین کی حکومت کے قیام کی مخالفت، راجیو کا قتل، نوشہرہ کا سانحہ اور کشمیر کا بحران نیو ورلڈ آرڈر کا ہی حصہ ہیں۔ سانحۂ نوشہرہ پر پوری قوم سوگوار ہے۔ مگر ہمیں یقین ہے کہ اِس سانحہ کے مجرم بھی بے نقاب نہیں ہوں گے۔ حکمرانوں کی بزدلی اور نام نہاد مصلحتوں نے ماحول پر ایک خوفناک سکوت طاری کر دیا ہے جس کے نتائج ملک و قوم کے حق میں بہتر نہیں ہو سکتے۔ ایسے سانحوں کی روک تھام کے لئے بہر حال انتہائی مؤثر دفاعی اقدامات کی ضرورت ہے۔

○

بالآخر سرکاری شریعت بل سینٹ سے بھی منظور ہو گیا۔ جس شریعت کے حق میں اوکلے اور ریچرڈ رطب اللسان ہوں۔ لادین عناصر برساتی مینڈکوں کی طرح ٹرٹرا رہے ہوں اور علماء نالاں ہوں وہ کیا گل کھلائے گی۔ یہ کیسی شریعت ہے جس کی بارش کا پہلا قطرہ عابدہ حسین کو اپنے حبالۂ مشاورت میں لئے نمودار

ہوا ہے۔ جس میں سودی نظام کو تحفظ دیکر اللہ سے بغاوت اور اعلانِ جنگ کیا گیا ہے۔ جس کی موجودگی میں پی ٹی این اور سی این این کے ذریعہ عریانی و فحاشی کو فروغ دیا جا رہا ہے۔ جس کی دفعہ تین میں "انکل بش" کو یقین دہانی کرائی گئی ہے کہ قرآن و سنت ملک کا سپریم لا ہوگا۔ مگر ریاستی نظام کا موجودہ ڈھانچہ متاثر نہیں ہوگا۔

موجودہ حکمرانوں نے شریعت کو بازیچہ اطفال بنا دیا ہے۔ اسلام کا نام لے کر اسلام کے ساتھ اس سے بڑا سنگین مذاق آج تک نہیں ہوا۔ کیا اسی شریعت کے نفاذ کے لئے پاکستان بنایا گیا تھا؟ نہیں اور ہرگز نہیں۔

حکمران اپنی "جمہوریت زدگی" کا شوق مزدور پورا کریں اور ذلت کی حد تک "لبرل" ہو کر منافقت کی انتہائیوں کو چھولیں۔ مگر یاد رکھیں کہ شوق کی عمر یا بڑی مختصر ہوتی ہے۔ اُن کی حکومت بھی "ریموٹ کنٹرول" نظام سے منسلک ہے۔ اس سے پہلے کہ قوم انہیں بھی اپنی نفرت کی آگ میں جھلسا دے وہ اپنے قومی کردار اور منصب کے تقاضوں کو پورا کریں۔ سچے مسلمان ہیں تو شریعتِ محمدیہ کو نافذ کریں۔ اور دین سے مذاق بند کریں۔

شیزان کی تمام مصنوعات کا بائیکاٹ کیجئے!

یاد رکھئے! ہم مسلمان ہیں اور مرزائی کافر مرتد!
ھم اگر اُن کی مصنوعات استعمال کریں گے تو وہ ہمارے سرمائے سے ہمارے خلاف اپنے مذموم مقاصد کی تکمیل کے لئے آسانیاں پائیں گے،

فیصلہ آپ نے کرنا ہے۔ بائیکاٹ یا ——؟